لرزہ خیز نرودا پاٹیہ سانحہ معاملہ میں خصوصی عدالت کی ایڈیشنل سیشن جج جیوتسنا یاگنک کے ذریعہ تاریخی فیصلہ سنائے جانے کے بعد مجرمین بشمول بابو بجرنگی (دائیں) اور مایا کوڈنانی (بائیں) کو عدالت سے پولیس کے ذریعہ باہر لے جاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے

10سال کے طویل انتظار کے بعد گجرات میں ایک تاریخی فیصلہ سامنے آیا ہے ۔احمد آباد کی ایک خصوصی عدالت کی ایڈیشنل سیشن جج جیوتسنا یاگنک نے نرودا پاٹیہ سانحہ میں ایک تاریخ ساز فیصلہ سنا کر نہ صرف عدلیہ میں لوگوں کا اعتماد بڑھادیا بلکہ انصاف سے تقریباً نا امید ہوچکے گجرات فسادات متاثرین اور ملک کے تمام امن پسند شہریوں میں انصاف کے تئیں نئی امیدیں روشن کردیں۔ محترمہ جج نے اپنے فیصلے سے یہ بھی یقینی بنایا کہ گجرات کے فسادات گودھرا ٹرین سانحہ کا رد عمل نہیں تھے بلکہ ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت کئے گئے تھے، جس میں ارباب اقتدار کا نمایاں رول تھا۔ فاضل جج نے تاریخ ساز فیصلے میں کہا ہے کہ اس سانحہ کی ماسٹر مائنڈ بی جے پی کی ممبر اسمبلی ، مودی حکومت کی سابق وزیر اور سینئر بی جے پی رہنما ایل کے اڈوانی کی قریبی مانی جانے والی مایا کوڈنانی ہیں ۔ عدالت نے پہلی مرتبہ فرقہ وارانہ فسادات کی سازش میں اعلیٰ سطحی سیاسی رہنما کو جرم کا مرتکب قرار دے کر نئی نظیر پیش کی ہے جس کا ملک بھر میں استقبال کیا جارہا ہے ۔ زیر نظر دستاویز فسادات سے متعلق مختلف ایشوز ، مجرمین کو بچانے کی ریاستی حکومت کی کوششوں ، تازہ فیصلے کے دیگر مقدمات پر ممکنہ اثرات کے ساتھ ساتھ فسادات سے متعلق اہم اور دلچسپ جانکاریوں ، انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور دنیا کو روبرو کرانے والے اور انصاف کی حصولیابی میں کلیدی رول ادا کرنے والے صحافیوں کے ساتھ ساتھ انصاف پسند سابق پولیس افسر کے انٹرویوز، فساد متاثرین اور سماجی کارکنان کے تاثرات کے ساتھ پیش خدمت ہے ۔

تیستا سیتلواڈ

نرودا پاٹیہ سانحہ

فیصلہ تاریخی اور سبق آموز

10 برسوں کے طویل انتظار، غم اور تحمل کے بعد 29 اگست کی صبح ایک پیغام لے کر اور اتنے طویل عرصے سے جاری ہماری جدوجہد کا نتیجہ سامنے آیا۔ نرودا پاٹیہ قتل عام معاملے کی سماعت کررہیں اسپیشل سیشن جج جیوتسنا یاگنک نے 11:15 بجے منجملہ 62 ملزمین میں سے 31 کو مجرم قرار دیا۔ گجرات ہائی کورٹ کے ذریعہ قائم کردہ خصوصی عدالت کی جج نے اس لرزہ خیز قتل عام جس میں در حقیقت 115 بے قصوروں (چارج شیٹ میں 95 ہلاکت بتائی گئی ہے) کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا، معاملے میں بی جے پی کی ممبر اسمبلی اور سابق ریاستی وزیر مایا کوڈنانی اور سابق وی ایچ پی لیڈر بابو بجرنگی سمیت 31 لوگوں کے خلاف تاریخی فیصلہ سنایا۔

اس فیصلے کی اہمیت کو کم کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ عددی اعتبار سے یہ ملک کے 65 سالہ فرقہ وارانہ فسادات کی تاریخ میں سب سے زیادہ سزا پانے والا معاملہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ اہمیت یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ملک کی عدلیہ نے فسادات کی سیاسی سطح پر رچی گئی سازش مانا ہے اور سیاسی سازشیں اور فسادات اکسانے والوں کی کرتوت کو مانتے ہوئے سزا کا اعلان کیا ہے۔ خصوصی عدالت کا یہ فیصلہ زکیہ جعفری کی مودی اور دیگر 61 کے خلاف دائر عرضی جیسے معاملوں میں زبردست طور پر اثر انداز ہوگا۔ مایا کوڈنانی اور بابو بجرنگی اس بڑی سازش کے معاون مجرمین ہیں۔ (پھر بھی ایس آئی ٹی نے اپنی کلوزر رپورٹ ان کے خلاف دائر کی ہیں) اب جبکہ ایک اعلیٰ کورٹ نے نہ صرف ان کے خلاف چارج شیٹ دائر کی بلکہ انہیں سزا بھی سنادی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایس آئی ٹی اس تضاد کو کس طرح درست ثابت کرے گی۔ یہ فیصلہ ملک کے مجرمانہ معاملوں میں مثبت طور پر اثر انداز ہوگا۔

یہاں ایک سوال جسے سمجھنا ضروری ہے کہ آخر یہ Conviction ممکن کیسے ہوا۔ اس معاملہ کی ایس آئی ٹی کے ذریعہ پھر سے کیوں جانچ کی گئی اور عدالت عظمیٰ نے ٹرائیل کی سپر ویزن کیوں اور کیسے کی؟ اس لیے کہ پہلی ایف آئی آر ریکارڈ کئے جانے کے بعد (جس میں کوڈنانی ، بجرنگی اور دیگر طاقتور ملزمین کا ذکر تھا، مقدمے کو حیران کن طریقہ سے مئی 2002 میں کرائم برانچ کے حوالے کیا گیا ہے، جبکہ 2002 سے نریندر مودی خود ہی ریاست کے وزیر داخلہ بھی تھے اور گجرات پولیس ان کے ماتحت کام کررہی تھی) کرائم برانچ نے جب یہ معاملہ اپنے ہاتھوں میں لیا تو تمام ایف آئی آر کو Club کردیا گیا، اصل واقعہ کو بھٹکا دیا گیا اور طاقتور لوگوں کا نام ہٹادیا گیا۔ اس لیے سپریم کورٹ نے سٹیزن فار جسٹس اینڈ پیس (CJP) کی عرضداشت پر تحقیقات کو کرائم برانچ سے ٹرانسفر کرتے ہوئے ایس آئی ٹی کے ذمہ دے دیا۔

عدالت میں پیش کئے گئے دلچسپ ثبوتوں میں 11 عینی شاہدین نے ایم ایل اے مایا کوڈنانی کی مجرمانہ سازش اور اس کے بعد بلوائیوں کو اکسانے اور تشدد کو پھیلانے میں ان کے رول کو اجاگر کیا۔ بابو بجرنگی کے خلاف 15 گواہوں نے بیانات درج کرائے۔ کوڈنانی کے خلاف گواہوں نے عدالت کو بتایا کہ 28-02-2002 کو کوڈنانی تقریباً 8:30 بجے صبح اپنے باڈی گارڈ کرپال سنگھ (اسے بھی مجرم مانا گیا ہے) کے ساتھ آئیں اور بھیڑ کو اکسانے لگیں۔ اس کے بعد ہی منصوبہ بند طریقہ سے آتشزنی ، لوٹ مار، عصمت دری اور قتل عام کا سلسلہ تیز ہوگیا۔ عینی شاہدین نے مزید بتایا کہ 12:00 بجے دوپہر سے 1:45 کے درمیان وہ پھر دوسرے ملزم کے ساتھ آئیں۔ اس وقت وہ پولیس کی موجودگی میں اپنی گاڑی سے باہر آئیں اور گاڑی سے تلواریں نکال کر لوگوں میں تقسیم کی ۔ دلدار عمراؤ سید نامی گواہ جس نے یہ ساری باتیں بتائیں اسے کھلے عام سخت نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔

اب ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ فسادات حادثاتی نہیں تھے، فرقہ وارانہ انتقام کا جذبہ اچانک ابال نہیں مارنے لگا تھا، جیسا کہ بی جے پی لیڈران ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن ایک عدالت کے ذریعہ یہ قبول کرلینا ، طاقتور سیاسی لوگوں کو مجرمانہ سازشین قرار دینا ہندوستانی عدلیہ کو خراج تحسین ہے۔ تمام شہادتوں کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو قتل عام اور لوٹ مار میں بجرنگی کی شمولیت 'تہلکہ' کے Investigative صحافی آشیش کھیتان کی حوصلہ مند گواہی (110 صفحات پر مشتمل) بخوبی ثابت کرتی ہے ۔ سینئر پولیس آفیسر راہل شرما کے ذریعہ فراہم کردہ فون کال ریکاڈر یہ ثابت کرتے ہیں کہ ملزمین کہاں، کس طرح چھپنے کی کوشش کرتے رہے۔ ایک مایوس کن بات یہ ہے کہ عدالت نے تفتیشی پولیس آفیسر میسور والا، پی سی پانڈے اور ایس آر پی آفیسر دھنتیا کو ملزم کے طور پر ان کے جرائم کے الزام میں بلانے سے متعلق ہماری عرضی کو خارج کردیا۔ متاثرین ، عینی شاہدین ، سی جے پی اس فیصلے کے خلاف پھر سے اپیل کریں گے۔

خصوصی جج جنھوں نے نرودا پاٹیہ سانحہ کی ٹرائیل کی نے نرودا پولیس کے طریقہ کار اور رویے پر بھی جم کر لتاڑ لگائی ہے ۔ انہوں نے شروعاتی تحقیق کے لئے پولیس پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے ساتھ ہی اس وقت کے پولیس انسپکٹر کے کے میسور والا کی بھی سخت سرزنش کی۔ اپنے تقریباً 2000 صفحات پر مشتمل فیصلے میں فاضل جج نے کہا ہے کہ ابتدائی تفتیش کار کے ذریعہ عینی شاہدین کے ریکارڈ کردہ بیانات نا قابل اعتماد تھے، کیونکہ تفتیش کا طریقہ کار، بیانات ریکاڈر کرنے کی ضرورت پر ہی سوال ہے اور اس کا مقصد بھی مشکوک تھا۔ اپنے فیصلے میں جج نے کہا کہ ”یہ عدالت یقین رکھتی ہے کہ شروعاتی جانچ کے دوران گواہوں کے لئے گئے بیان قابل اعتماد نہیں“۔

میسور والا کے تعلق سے عدالت نے کہا کہ پولیس آفیسر نے 27 فروری 2002 کو اعلیٰ افسران کے ذریعہ دی گئیں ہدایتوں کو زیادہ توجہ نہیں دی جو حالات بگڑنے سے بچانے سے متعلق اٹھائے جانے والے اقدام کے سلسلے میں دی گئی تھیں۔ کورٹ کے مطابق ایسا ایک بھی اقدام نہیں کیا گیا تھا۔ کورٹ نے مزید کہا ہے کہ مذکورہ دن دو مسلم دکانوں کو نذر آتش کرنے کے واقعات سے یہ سگنل مل گئے تھے کہ آنے والے وقت میں اس طرح کے خوفناک واقعات رونما ہوسکتے ہیں۔ باوجود اس کے کوئی بھی اقدام نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کے جوان نگر جہاں جوان نگر نامی مسلم چولس شروع ہوتے ہیں کے پاس بھی پولیس کو تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ جج نے مزید کہا کہ دو مسلم دکانوں کو جلائے جانے کے بعد شکایت درج کرائی گئی تھی لیکن اس کی پر شفاف اور تفصیلی تحقیقات بھی نہیں کرائی گئی اور نہ ہی کسی کو گرفتار کیا گیا۔ فاضل جج نے کہا کہ یہ کام کے کے میسور والا اپنے کسی ماتحت آفیسر کو سونپ سکتے تھے لیکن درج ریکارڈ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بالکل غیر فعال رہے۔

بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ مودی اور ان کی حکومت کو ان لوگوں کے تحفظ فراہمی کے لئے ذمہ دار قرار دیا گیا ہے جن کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی۔ کیا یہ لوگ دراصل اپنے آپ کو ڈھال فراہم کررہے تھے؟ بی جے پی ایم ایل اے اور سابق وزیر کو 7 برسوں تک تحفظ فراہم کیا گیا۔ انہیں اوپر سے دی گئی ہدایت پر پولیس سے بچایا گیا۔ اس سے بھی برا یہ ہے کہ مودی نے 2007 میں کوڈنانی کو خواتین اور اطفال کے بہبود کی وزیر بنا دیا جو کامیابی کے ساتھ قتل عام کو انجام دینے کا ریوارڈ جیسا تھا۔ اسے 2009 میں سپریم کورٹ کی مقرر کردہ ایس آئی ٹی کے ذریعہ گرفتاری کے بعد استعفیٰ دینا پڑا تھا۔ کورٹ کا یہ تبصرہ صحیح ہے کہ وہ ایک سیاسی شکار نہیں بلکہ سیاسی مفاد پرست ہے۔ اپنے فیصلے میں فاضل جج نے مزید کہا ہے کہ ”جہاں تک کوڈنانی اور دیگر لیڈروں کے فرقہ وارانہ فسادات میں رول کا تعلق اور سردار نگر پولیس اسٹیشن اور نرودا پولیس اسٹیشن کی پیس کمیٹی میں موجود ممبروں کے ملزمین ہونے کا معاملہ ہے تو یہ پایا گیا ہے کہ یہ لوگ امن کے ایجنٹ کے طور پر یا لوگوں کو خاموش کرنے والوں کے طور پر کوئی اقدام کرتے ہوئے نہیں پائے گئے“۔

کورٹ کے مطابق ”ملزم (کوڈنانی) کے ذریعہ فراہم کردہ سی ڈی سے ثابت ہوتا ہے کہ 28 فروری 2002 کو صبح 8:40 تک وہ ریاستی اسمبلی میں تھیں۔ عدالت کی رائے ہے کہ گاندھی نگر۔ احمد آباد جڑواں شہر ہیں اور ان کے درمیان کی دوری بمشکل 30 کلومیٹر ہے“۔ کورٹ مزید کہتا ہے کہ کوڈنانی کے ہی دعوے کے مطابق 8:40 پر ہی وہ اسمبلی کے کام سے فارغ ہوگئی تھیں اس لئے 9:00 بجے کے بعد نرودا پاٹیہ ان کے لئے پہنچنا مشکل نہیں ہوسکتا تھا۔ کورٹ کے مطابق ”اس کیس کے ریکارڈ اور گواہوں کے مطابق تمام گڑبڑیاں اسی وقت شروع ہوئیں بلکہ کوڈنانی کی آمد کے بعد یہ تیز ہوگئیں“۔

کورٹ مزید کہتا ہے کہ اگر کوڈنانی نے ہندوؤں کو نہیں اکسایا ہوتا جیسا کہ دفاعی فریق کا دعویٰ ہے تو وہاں ایسے کوئی ثبوت نہیں جو یہ ثابت کرسکے کہ انہوں نے لوگوں کو سمجھانے بجھانے کی کوشش کی۔ کورٹ نے اپنے تبصرے میں کہا کہ ” کوڈنانی قتل عام کو روکنے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا، اس نے پولیس افسران کو لاقانونیت روکنے کے لئے کوئی بھی ہدایت نہیں دی“۔

ریاستی پولیس کے ذریعہ کوڈنانی کو ڈھال فراہم کرنے کے تعلق سے کورٹ کا تبصرہ ہے کہ ”یہ عدالت ایک Ivory Tower پر نہیں بیٹھی ہے اور سسٹم کے تمام حقائق سے پوری طرح باخبر ہے۔ اس نظام میں عام طور پر اگر ایک پولیس آفیسر سیاسی لیڈر کی خواہش سے باخبر ہوتا ہے تو وہ ایسی کوئی بھی کسر اس خواہش کے حصول کے لئے باقی نہیں چھوڑتا۔ کورٹ مزید کہتا ہے کہ کوڈنانی کے احترام میں اور ان کی خواہش میں رنگ بھرنے کے لئے پولیس نے تمام اقدام کئے تا کہ تمام شاہدین ایک ہی بات کہیں۔ کورٹ کا کہنا ہے کہ گواہوں کے بیانات بشمول عصمت دری کی شکار ایک متاثرہ کے ساتھ پیش آئے خوفناک واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عصمت دری اور اجتماعی آبروریزی اس روز نرودا پاٹیہ میں کی گئیں تھیں۔ عدالت نے مزید کہا کہ ” استغاثہ ریکارڈ پر یہ لانے میں بری طرح ناکام رہا کہ اس خاتون کی اجتماعی عصمت دری میں کون کون شامل تھے۔ دراصل ایسا کوئی ثبوت نہیں جس سے ثابت ہوسکے کہ مذکورہ خاتون نے کوئی من گھڑت کہانی بیان کی ہے“۔ کورٹ نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ مذکورہ خاتون کو بطور معاوضہ 5 لاکھ روپے ادا کرے۔ کورٹ مزید کہتا ہے کہ اگر ثبوتوں کے فقدان کے باعث اجتماعی عصمت دری ثابت نہیں ہوتی تو اس کا مطلب یہ قطعی نہیں کہ اجتماعی عصمت ریزی ہوئی ہی نہیں تھی۔ خصوصی جج نے اس دلیل کو ماننے سے انکار کردیا کہ ڈاکٹر کی رپورٹ یا انجری سرٹیفکیٹ نہیں ہونے سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ عصمت دری ہوئی ہی نہیں۔ فاضل جج نے کہا کہ اگر اس نقطہ کو مان لیا جائے تو اس کا مطلب زندگی کی دشوار کن حقیقتوں سے منہ موڑنا ہوگا۔

اس تاریخی موقع کے ایک ہفتہ بعد اگر ہم اس پر غور کریں تو ہمیں اس جیت سے سنجیدہ سبق لینے کی ضرورت ہے۔ اگر قانون کے لمبے ہاتھ اسی طرح علی گڑھ ، مراد آباد، ہاشم پورا، بھاگلپور، دہلی (1984) ، ممبئی (1992-93) اور کندھمال (2008) کے خاطیوں تک پہنچ جاتا تو کیا ہم اس طرح کے پاگل پن اور وحشیانہ کارروائیوں کو روک سکتے تھے؟۔ یہ ہندوستانی عدلیہ کی درخشاں تیاگ ہی مانا جائے گا اور جسٹس یاگنک کی بے مثال حوصلہ مندی جن پر فیصلے کو ٹالنے کے لئے مسلسل دباؤ تھا اور جن کے خلاف کورٹ روم کے باہر مجرمین کے رشتہ داروں کے ذریعہ گالی گلوچ بھی کی گئی۔

خصوصی عدالت کے فیصلے کے بعد نرودا پاٹیہ کی فساد متاثرین بارگاہ الٰہی میں اظہار تشکر ادا کرتے ہوئے

نرودا پاٹیہ سانحہ کے فیصلے کے اہم اقتباسات

- ایڈیشنل سیشن جج جیوتسنا بین یاگنک نے تاریخی فیصلے میں بی جے پی کی تیز طرار ممبر اسمبلی اور سابق وزیر مایا کوڈنانی کو فسادات اور قتل کی سازش کا سرغنہ قرار دیتے ہوئے منجملہ 28 برس کی سزائے قید سنائی۔ کوڈنانی کے علاوہ بھگوا بریگیڈ کا ایک اور بڑا چہرہ بابولال بجرنگی کو بھی قتل اور قتل کی سازش میں پیش پیش بتاتے ہوئے موت تک جیل میں رہنے کا حکم صادر کیا۔
- جسٹس یاگنک نے 1900 صفحات پر مشتمل اپنے فیصلے میں مذکورہ دونوں کے علاوہ 31 دیگر مجرمین کو بھی مختلف مدت کی سزائے قید سنائی۔
- فاضل جج نے اپنے تبصرے میں لکھا ہے کہ 'فرقہ وارانہ فسادات ملک کے سیکولر آئین کے خلاف کینسر جیسا خطرناک ہے اور نرودا پاٹیہ معاملہ ملک کے آئین کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے'۔
- جج کے مطابق فرقہ وارانہ فسادات، سفاکانہ، غیر انسانی اور شرمناک کارروائیاں ہیں۔
- جسٹس یاگنک نے اپنے تبصرہ میں مزید کہا کہ نرودا پاٹیہ معاملہ انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی کا معاملہ ہے، کیونکہ 97 افراد بشمول خواتین اور بچوں اور بزرگوں کو بہیمانہ طریقے سے ایک دن کے اندر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس غیر انسانی اور وحشیانہ کارروائی کا عکاس ہے ایک 20 روزہ شیر خوار کی ہلاکت۔
- یہ ایک منصوبہ بند سازش تھی اور صرف یہ کہہ کر یہ گودھرا ٹرین آتش زدگی کا رد عمل تھا، اس کی سنگینی کو کم نہیں کرسکتے۔
- کسی کو بھی قانون اپنے ہاتھوں میں لینے کی اجازت نہیں دے سکتے، کیونکہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں قانون کی پاسداری ہوتی ہے۔
- کوڈنانی نے فسادات میں سرغنہ کا رول ادا کیا، اس نے بلوائیوں کی قیادت کی اور انہیں تشدد کیلئے اکسایا۔ اس نے پرتشدد بھیڑ کا تعاون کیا اور اس کی مدد کی۔
- تمام مجرمین کو دفعہ 326 کے تحت پہلے 10 برس کی قید میں رہنا ہوگا۔ اس کے بعد سزا کی باقی مدت بھگتنی ہوگی۔
- کوڈنانی بھی پہلے 10 برس دفعہ 326 کے تحت قید میں گزاریں گی۔ اس کے بعد دفعہ 302 (قتل)، 120B (مجرمانہ سازش) اور دیگر دفعات کے تحت 18 سال کی مزید قید میں رہیں گی۔
- پیشے سے ڈاکٹر (Gynecoloyist) مایا کوڈنانی پہلی ایسی سیاستداں بن گئی، جسے گجرات فسادات معاملہ میں مجرم قرار دے کر ان کے خلاف سزا سنائی گئی۔
- دیگر سات کو 31 برس کی قید اور باقی لوگوں کو 24 سال کی قید بھگتنی ہوگی۔
- فاضل جج نے اجتماعی عصمت دری کا شکار گواہ کو 5 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا بھی حکم دیا۔ یہ رقم ریاستی سرکار کو ادا کرنا ہے۔ تاہم کسی کو بھی اس جرم کیلئے سزا نہیں سنائی گئی، کیونکہ ثبوت کا فقدان تھا۔